رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

مدینۃ المسیح

خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیروعافیت ہے۔

۱۱ دسمبر ۱۹۲۰ء بتقریب ایمپائر ڈے دفاتر اور مدارس میں تعطیل کی گئی۔

گذشتہ اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا جو مضمون شایع ہوا ہے۔ وہ الگ بھی طبع کرایا گیا ہے۔ احباب ۸ رقی کاپی کے حساب سے دفتر تالیف و اشاعت قادیان سے منگوا کر احباب میں تقسیم کریں۔

سالانہ جلسہ کی تحریک کے لئے عنقریب ایک علیحدہ اشتہار شایع ہونیوالا ہے۔

اخبار احمدیہ

امریکہ کے رسالہ کیلئے امداد حضرت مفتی صاحب کے رسالہ اشاعت اسلام میں میری طرف سے ایک ڈالر سالانہ امداد ہوگی۔ اور مفصلہ ذیل خواتین کی جانب سے بھی۔

۱۔ میمونہ خاتون۔ ایک ڈالر (۲) فاطمہ بی بی معلمہ ایک ڈالر (۳) غلام فاطمہ ایک ڈالر۔ والسلام

نیاز مند۔ سکینۃ النساء از قادیان دار الامان

قادیان میں احمدیہ کالج کے لئے تحریک کسی گذشتہ پرچہ میں جماعت احمدیہ پٹیالہ کے ریزولیوشن شایع ہو چکے ہیں۔ اب ہمیں مندرجہ ذیل خط ملا ہے:۔

"۱۰ دسمبر ۱۹۲۰ء کو انجمن احمدیہ بٹالہ کا اجلاس ہوا جمیں پریزیڈنٹ انجمن کی طرف سے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہوکر پاس ہوا۔ اور بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ منظوری کے لئے بھیجا گیا۔

چونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی طلباء کثرت سے کالجوں میں داخل ہوتے ہیں۔ انہیں سے کم و بیش طلباء پر مخالف اثر ہوتا ہے۔ اسلئے قادیان میں ایک کالج کی اشد ضرورت ہے حضور اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور جماعت بٹالہ جماعت پٹیالہ کے ہر دو ریزولیوشن کی تائید کرتی ہے۔"

عریضہ بیعت بخدمت جناب حضرت اقدس خلیفۃ وقت امام صادق حضرت میاں محمود احمد صاحب دام عنایتکم

یہ عاجز ۱۹۰۲ء سے حضرت اقدس جناب امام زمان مسیح الموعود نبی اللہ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر چکا ہے۔ اور عرصہ دو سال ہوا۔ بخدمت حضور والا بتقریب جلسہ سالانہ بمقام قادیان حاضر ہوا تھا۔ اور کچھ تھوڑی دیر تک ملاقات نصیب ہوئی تھی۔ مگر بیعت کی باری نہ آئی۔ اور میری ایسی

ہو گیا اور جماعت لاہوری کے بھی وعظ کلام بابت اختلاف مسئلہ نبوت سنتا رہا۔ اور تحقیق حق کے لئے کوشاں رہا۔ مطالعہ رسائل توضیح المرام و حقیقۃ الوحی و مواہب الرحمن وغیرہ کا کرتا اور سنتا رہا۔ اور جماعت احمدیہ گجرات کی صحبت میں رہا اور ان کے ساتھ نماز با جماعت پڑھتا اور درس قرآن شریف سنتا رہا۔ چندہ ماہواری و دیگر چندہ وقتاً فوقتاً چندہ کے لئے دیتا رہا۔ بار بار براہین احمدیہ کو پڑھا۔ اور غور و خوض کیا۔ اور اپنے خیالات کا تبادلہ کرتا رہا۔ تلاش حق میں رہا۔ اور آخر الامر عاجز اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام منجملہ ان پاک روحوں کے ہیں۔ جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تک تابع شریعت موسوی نبی ہوئے۔ ایسا ہی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض با برکت سے حضرت مرزا صاحب بھی تابع شریعت نبی ہوئے ہیں۔ اور ہو سکتے ہیں اور ہونگے۔ خدا جس طرح پہلے بولتا تھا۔ اب بھی بولتا ہے۔ اور جیسا پہلے سنتا تھا۔ اب بھی سنتا ہے۔ دروازہ نبوت اگر بند ہو جائے تو ہم بھی یہودیوں، عیسائیوں، آریوں کی ذیل میں ہونگے۔ جنہوں نے دروازہ نبوت بند کر دیا ہے۔

گو میں ۱۹۰۲ء سے حضرت اقدس کی بیعت میں ہوں اور پابند صوم و صلوٰۃ ہوں۔ مگر بعد انتقال آنحضرت حضور والا کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عزم ارادہ کرتا ہوں۔ اس استقامت کے لئے حضور والا سے امید ہے کہ میرے حق میں دعاء خیر فرمائیں۔

میرا برادر کلاں محمد اکبر خاں اس وقت بغداد شریف میں ہیڈ کلرک ہائی کمیشنر بغداد ہے۔ اور وہ عنقریب پنجاب واپس آنے والا ہے وہ پہلے ہی سے احمدی ہے۔ قریباً ۱۹۱۳ء یا ۱۹۱۴ء میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کر چکا ہے۔ اس کے لئے بھی حضور خاص توجہ سے دعا فرماویں۔ اور میری بیعت منظور فرمائی جاوے۔

خاکسار رضا محمد خاں اپیلونیس سدر گوجرات

راجپوتوں میں بیوہ کا نکاح

مورخہ ۹ ر دسمبر ۱۹۲۰ء کو محمد علی خاں احمدی سردر دھ کا نکاح مسماۃ سردار بیگم دختر چودھری مرزا محمد خاں صاحب ... گجرات ہو کر بیوہ تھی۔ بالعوض ہمار روپیہ مہر چودھری غلام احمد خان صاحب کرام نے پڑھایا۔ راجپوت قوم جاہ ضلالت میں گری ہوئی ہے۔ اس کی تباہی کا باعث سب سے زیادہ یہی ہے کہ یہ قوم بیوہ کے نکاح کے متعلق صریح نص قرآن کی مخالفت کرتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ احمدی بھائی اس گمراہی کے گڑھے سے نکل رہے ہیں گو خدا محض اپنے فضل و کرم سے اس بد رسم کو اس تمام قوم سے بالعموم اور احمدی احباب میں سے بالخصوص دور کر دے۔ اور اس رسم کی برائیوں اور خرابیوں سے مطلع ہو کر وہ رانڈوں کے نکاح کی طرف رجوع کریں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو مبارک کرے اور باقی قوم کے لئے مثال کا کام دیوے۔

عبد العزیز خان سب انسپکٹر بنک حلقہ سرو عہ

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح کے نام ایک گمنام خط آیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ اس خط کی ۱۲ نقلیں مختلف جگہوں میں بھیجدیں۔ اس کے متعلق پہلے بھی اعلان ہو چکا ہے۔ مگر پھر حضور کی طرف سے یہ اعلان کرنے کی ہدایت ہوئی ہے کہ "یہ محض لغو حرکت اور سراسر دھوکہ ہے" امید ہے کہ احباب ایسی لغویات میں میرے ضائع نہیں کرینگے۔

غیر ممالک کے متعلق تجارتی معلومات

امریکہ انگلینڈ جاپان۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ و فرانس وغیرہ کے متعلق جس قسم کی تجارتی معلومات کی ضرورت درآمد مال کے لئے ضروری ہے۔ انشاء اللہ انہیں صحیح اور مفید معلومات کے ذریعہ میں امداد دے سکتا ہوں۔ والسلام

خاکسار: سید ارتضیٰ علی مینیجنگ ڈائرکٹر سٹوڈنٹس کمرشل ورکس لکھنؤ

ضلع گوجرانوالہ و سیالکوٹ میں تبلیغ

عاجز نے گذشتہ ماہ میں اس ضلع کے ۱۸ دیہات میں تبلیغ کی۔ بعض مقامات پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص اثر ہوا۔ چنانچہ ایک گاؤں ساہو خان والی میں جہاں کوئی پہلے احمدی نہ تھا۔ ایک خاندان نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے۔

(خاکسار چراغ دین مبلغ)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ چار ماہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے (عطا محمد بنگہ ضلع جالندھر) ہم دو بھائی فضل حق و عبد الحق ایک مقدمہ میں ... ہیں دعا کی جائے (فضل الحق و عبد الحق برادران)

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ

۹ ر دسمبر کے الفضل میں جو پروگرام درج ہو چکا ہے۔ اس میں تبدیلی کر کے حسب ذیل پروگرام قرار پایا ہے۔

پہلا دن ۲۶ ر دسمبر ۱۹۲۰ء (اتوار)

تلاوت قرآن مجید و نظم — ۹½ سے ۱۰ بجے تک
اسلام و دیگر مذاہب (عبادات) — رحیم بخش صاحب ایم اے — ۱۰ سے ۱۱ بجے تک
احسانات مسیح موعود۔ جناب حکیم خلیل احمد صاحب — ۱۱ سے ۱ بجے تک
نماز ظہر و عصر — ۱ سے ۲½ بجے تک
نظم — ۲½ سے ۳ بجے تک
صداقت مسیح موعود۔ جناب حافظ روشن علی صاحب — ۳ سے ۵ بجے تک

دوسرا دن ۲۷ ر دسمبر ۱۹۲۰ء (پیر)

تلاوت و نظم — ۹½ سے ۱۰ بجے تک
اسلام و دیگر مذاہب۔ جناب شیخ عبد الرحمن صاحب — ۱۰ سے ۱۲½ بجے تک
ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ۔ جناب میر قاسم علی صاحب — ۱۲½ سے ۱ بجے تک
نماز ظہر و عصر — ۱ سے ۲½ بجے تک
نظم — ۲½ سے ۳ بجے تک
تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی — ۳ بجے سے شروع ہوگی۔

تیسرا دن ۲۸ ر دسمبر ۱۹۲۰ء (منگل)

تلاوت و نظم — ۹½ سے ۱۰ بجے تک
رپورٹہائے — ۱۰ سے ۱ بجے تک
نماز ظہر و عصر — ۱ سے ۲½ بجے تک
نظم — ۲½ سے ۳ تک
تقریر۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ — ۳ بجے شروع ہوگی

چوتھا دن ۲۹ ر دسمبر ۱۹۲۰ء (بدھ)

تلاوت و نظم — ۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک
اختلافات مبائعین و غیر مبائعین — جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری
پنجابی وعظ۔ جناب مولوی غلام رسول صاحب۔

خاکسار۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۱۶ - دسمبر ۱۹۲۰ء

غیر احمدیوں کی لڑکیاں لینے اور انکو دینے کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فیصلہ

الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی بناء پر ایک مضمون بعنوان "احمدی کی لڑکی کا غیر احمدی سے نکاح کرنا حرام ہے" لکھا گیا تھا۔ جسمیں بتایا گیا تھا۔ کہ کسی احمدی کو اپنی لڑکی غیر احمدیوں میں نہیں بیاہنی چاہیئے۔ اس کے خلاف بابو منظور الٰہی صاحب نے پیام میں ایک مضمون لکھا جسمیں سارا زور اس بات پر دیا کہ :-

"الفضل نے جو حوالہ فتاویٰ احمدیہ جلد دوم سے دیا ہے۔ وہ لڑکی اور لڑکے ہر دو کے بارے میں ہے" (پیام ۹ ار نومبر ۱۹۲۰ء)

یعنے اگر حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں میں لڑکی دینے سے منع کیا ہے۔ تو غیر احمدیوں کی لڑکیاں لینے سے بھی روکا ہے۔ اور پھر اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ مخالفین کو حسب ذیل دو قسموں میں منقسم کیا۔

(۱) وہ لوگ "جو ہماری نسبت بغض اور عناد رکھتے ہیں"

اور (۲) وہ "جو ہم سے بغض و عناد نہیں رکھتے۔ بلکہ ہماری جماعت کے افراد کو نیک اور مخلص مسلمان سمجھ کر ہم سے تعلق رکھنا چاہتے ہیں۔ اور باوجود جماعت میں شامل نہ ہونے کے ہم سے ہمدردی رکھتے ہیں"

ان دو قسموں میں سے پیغام کے نزدیک قسم اول کے لوگ تو بے شک ایسے ہیں۔ کہ "ایسے خبیث لوگوں سے لڑکیاں لے یا دے کر تعلق پیدا کرنے کی ضرورت نہیں" لیکن قسم دوم کے متعلق وہ کہتا ہے کہ ان کو لڑکیاں دینے میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چونکہ ان لوگوں کو بھی جو منہ سے آپ کو برا بھلا نہیں کہتے۔ لیکن آپ کو قبول بھی نہیں کرتے۔ انہیں بھی مخالفین میں سے ہی قرار دیا ہے۔ اور ان کے قبول نہ کرنے کو عملی طور پر برا کہنا ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

"جو ہمیں زبان سے برا نہیں کہتا۔ وہ عملی طور سے کہتا ہے۔ کہ حق قبول نہیں کرتا"

(البدر نمبر ۴ جلد ۲ - ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء)

اسلئے مخالفین کی کوئی ایسی قسم قرار دینا جس سے ایسے تعلقات جائز ہو جائیں۔ جو دوسروں سے ناجائز ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور منشاء کے بالکل خلاف ہے۔ اسکے متعلق ہم نے مفصل بحث ۱۷ اکتوبر کے پرچہ میں کی تھی۔ اور نیز اس امر کا بھی جواب دیا تھا۔ کہ غیر احمدیوں میں لڑکی دینا کیوں ناجائز ہے۔ اور انکی لڑکی لے لینا کیوں روا ہے۔ چنانچہ لکھا تھا کہ غیر احمدیوں کی ہمارے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے۔ جو قرآن کریم ایک مومن کے مقابلہ میں اہل کتاب کی قرار دیکر یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن اہل کتاب عورت کو بیاہ لا سکتا ہے۔ مگر مومن عورت کو اہل کتاب سے نہیں بیاہ سکتا۔ اسی طرح ایک احمدی غیر احمدی عورت کو اپنے حبالہ نکاح میں لا سکتا ہے مگر احمدی عورت شریعت اسلام کے مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جا سکتی۔ اور احمدی مرد کا فرض ہے کہ وہ نکاح کرتے وقت غیر احمدی عورت پر احمدی عورت کو ترجیح دے جیسا کہ قرآن کریم کا متبع ہونے کے باعث اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ نکاح کرنے میں مومن عورت کو ایک اہل کتاب عورت پر ترجیح دے۔

اسپر پھر پیام نے پہلے کی طرح ہم پر "قادیانی نئی شریعت" کے عنوان سے یہ الزام لگایا کہ ہم نے غیر احمدیوں میں احمدی لڑکی دینے کے متعلق جو کچھ لکھا ہے یہ "ایک نئی شریعت کا اعلان کیا ہے" اور حضرت اقدس مسیح موعود کے مذکورہ بالا اشتہار کا حوالہ پھر دیکر اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ :-

"اس اشتہار کی عبارت کوئی پیچیدہ نہیں۔ بلکہ صاف ظاہر ہے کہ حضرت صاحب کا یہ منشاء ہے۔ کہ لڑکے اور لڑکیوں کا نکاح ایسے لوگوں میں نہ کیا جائے۔ جو ہمیں کافر کہتے یا کہتے تو نہیں۔ مگر ان کے ثناء خوان اور تابع ہیں۔ یہاں الفضل کا بیان مومنہ اور غیر مومنہ کا سوال نہیں۔ بلکہ یہ انتظام صرف جماعت کے باہمی اتحاد اور اقارب کے بداثرات سے بچانے کے لئے کیا گیا ہے حلت و حرمت کا سوال نہیں"

اور اس سے آگے لکھا کہ :-

"اگر اس اشتہار کی بنا پر حلت و حرمت کے سوال کو حل کرنا ہے۔ تو اس میں لڑکی لڑکے کسی کی تخصیص نہیں۔ بسم اللہ کیجئے۔ اور ہر دو کی حرمت کا فتویٰ نکالئے" (پیام ۱۳ - اکتوبر ۱۹۲۰ء)

ان عبارات میں پیام نے اس بات پر اصرار کیا ہے کہ اس اشتہار میں جہاں احمدی لڑکیوں کو غیروں میں بیاہنے سے منع کیا گیا ہے۔ وہاں احمدی لڑکوں کو بھی غیروں میں شادی کرنے سے روکا گیا ہے۔ اور یہ محض انتظامی امر ہے۔ شرعی صورت حلت و حرمت کو اس میں دخل نہیں۔ اور الفضل نے جو صورت پیش کی ہے۔ وہ پیام کے نزدیک غلط ہے اور یہ نئی شریعت ہے۔ جو الفضل نے نکالی ہے۔ مگر چونکہ ہمارے تمام اصول کی بناء قرآن اور خدا کا تازہ کلام اور اسکے رسول کی تعلیمات ہیں۔ اس لئے ہمیں ضرورت نہیں کہ اپنی برئیت کے لئے خود مسائل ایجاد کریں۔ بلکہ ہمارے لئے دلائل و شواہد موجود ہیں۔ جن پر ہم خدا کے فضل سے قائم ہیں۔ ہاں اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو۔ جس کے لئے ہمارے پاس کوئی دلیل شرعی نہ ہو۔ بلکہ اس کے خلاف شرعی دلائل موجود ہوں۔ تو ہم بغیر کسی قسم کے تامل کے اس کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ایک ایسا مسئلہ جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود کا فیصلہ موجود ہو۔ اس کو ہم کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کو خدا کا برگزیدہ مان کر آپکے کسی فیصلہ کو نہیں مانتے۔ ان کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کدھر جا رہے ہیں۔

پیغام نے ہم پر کسی غیر احمدی سے احمدی لڑکی کے نکاح کو ناجائز قرار دینے کی وجہ سے "نئی شریعت"

گھڑنے کا الزام لگایا ۔ اور ان غیر احمدیوں سے جو غیر مبایعین کو مخلص مسلمان سمجھ کر" ان کی لڑکیاں لینا جائز ہیں ۔ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ مخلص مسلمان" چھوڑ مسلمان بھی نہ سمجھتے ہوں ۔ ان کو لڑکیاں دینا جائز قرار دیا ۔ اور ان کے مقابلہ میں ہمارے متعلق لکھ دیا کہ :-

"ہماری دلی نفرت ان سے ہے ۔ جو حضرت صاحب کی طرف وہ باتیں یا مسائل منسوب کریں ۔ جو آپ کے منشاء کے صریح خلاف ہوں ۔"

(پیغام ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

پھر ہم نے غیر احمدیوں کی لڑکیاں لینے کے متعلق جو یہ لکھا تھا کہ :-

"حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کا کہ غیر احمدیوں سے ہمارے رشتے ناممکن ہو گئے ہیں ۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کی لڑکیاں لینا بھی ناجائز اور ناروا ہے ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کے احکام شریعت محمدیہ کے ماتحت ہیں ۔ اور جب قرآن کریم میں اہل کتاب یہودی اور نصرانی عورت سے شادی کرنا جائز اور حلال ہے تو پھر غیر احمدی عورت سے کیوں جائز نہیں ہو سکتا ۔"

اسپر کچھ بھی توجہ نہ کی ۔ اور اسی بات پر اڑا رہا ہے ۔ کہ کیا تو غیر احمدیوں کی لڑکیاں لینی بھی نہ چاہئیں یا ان کو دینی بھی چاہئیں ۔

پیغام کی یہ ضد و ہٹ اور ہمارے جواب سے انکار جس قدر راستی اور صداقت پر مبنی ہے ۔ وہ ظاہر ہی ہے لیکن اسکی حقیقت کو اور زیادہ واضح طور پر ظاہر کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور ارشاد پیش کرتے ہیں ۔

حضور فرماتے ہیں :-

"غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے ۔ کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے ۔ بلکہ اسمیں تو فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے ۔ اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہئیے اگر ملے ۔ تو لے بے شک لو ۔ لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے ۔" (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ ایسے صاف اور واضح ہیں ۔ کہ ہم نہیں سمجھتے ۔ آپکے ماننے کا دعویٰ کرنے والا کوئی شخص ان کا انکار کرنے کی کس طرح جرأت کر سکتا ہے ۔

کیا ان الفاظ کو سامنے رکھ کر پیغام بتائیگا کہ غیر احمدیوں کو لڑکی نہ دینے اور ان کی لڑکی لے لینے کے متعلق جو کچھ ہم نے لکھا تھا ۔ وہ کسی نئی شریعت کا اعلان تھا ۔ یا اس نے جو کچھ ہمارے خلاف لکھا ۔ وہ اس کے گھر کی شریعت تھی نیز یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء اور تعلیم کے مطابق چلنے والے ہم ہیں ۔ یا وہ جو کہ غیر احمدیوں کو اپنی لڑکیاں دینا روا سمجھتے ہیں ۔

پیغام نے اس مسئلہ میں ہمارے خلاف لکھتے ہوئے اسبات پر بڑا زور دیا تھا ۔ کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے ۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور منشاء کے بالکل خلاف ہے ۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ :-

"الفضل میں بعنوان احمدی کی لڑکی کا غیر احمدی سے نکاح کرنا حرام ہے ۔ دیگر بہت بے سروپا باتیں بیان کی ہیں ۔ مگر حضرت مسیح موعود کا اس بارہ میں ایک بھی صاف فتویٰ پیش نہیں کیا ۔"

اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو فتویٰ پیش کیا تھا ۔ وہ ہر ایک اس شخص کے لئے جس کا دل کج نہیں ہو گیا ۔ بالکل صاف تھا ۔ لیکن اب ہم نے جو فتویٰ پیش کیا ہے ۔ کیا اس کو بھی پیغام نا صاف قرار دے کر پیٹھ پیچھے پھینک دیگا ۔ اس کے طرز عمل سے کچھ عجیب نہیں کہ ایسا ہی کرے ۔ کیونکہ وہ پہلے بھی کئی بار حضرت مسیح موعود کی صاف باتوں کا انکار کر چکا ہے ۔ لیکن صداقت پسند اور سمجھدار اصحاب سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ اسپر غور فرمائینگے ۔ اور دیکھیں گے کہ پیغام لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے کس طرح گمراہ کر رہا ہے ۔

پیغام نے غیر احمدیوں کی لڑکیاں لینے کے خلاف ہمارے مقابلہ میں یہ بھی دلیل پیش کی تھی ۔ وہ یہ تھی کہ :-

"جیسے ایک لڑکی دشمن سلسلہ کے گھر جا کر اس کے زیر اثر ہو کر سلسلہ سے علیحدہ ہو سکتی ہے ۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ایک احمدی لڑکا دشمنان سلسلہ کے گھر نکاح کر کے اقارب کے زیر اثر ہو کر سلسلہ سے علیحدگی اختیار کر سکتا ہے ۔" (پیغام ۱۴۔ اکتوبر)

مگر ان الفاظ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا الفاظ کے بالمقابل رکھ کر معلوم ہو سکتا ہے ۔ کہ یہ آپ کی تعلیم اور آپ کے منشاء کے کہاں تک مطابق ہیں ۔ حضرت مسیح موعود تو فرماتے ہیں کہ غیر احمدی کی لڑکی لینے میں حرج نہیں ۔ بلکہ اسمیں فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے ۔ لیکن پیغام صاحب کا ارشاد ہے ۔ کہ اس طرح ایک انسان گمراہ ہو جاتا ہے ۔

کیا حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور منشاء کے مطابق پیغام کا یہی طرز عمل ہے ۔ جس کے مقابلہ میں ہمیں اس نے مسیح موعود کی منشاء کے خلاف کرنے والا نئی شریعت کا اعلان کرنیوالا قرار دیا تھا ۔

افسوس ! یہ لوگ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف خود دیدہ و دانستہ کر رہے ہیں ۔ اور دیدہ دلیری یہ کہ الزام ہم پر لگاتے ہیں ۔

دودھ کے متعلق ایک یورپین ڈاکٹر کی رائے

ہمارے ہندو بھائی گوشت خوری کے خلاف سب سے بڑی دلیل یہ پیش کیا کرتے ہیں کہ یہ فطرتی غذا نہیں اور اس کی بنا عام طور پر بعض یورپین لوگوں کی باتوں پر رکھتے ہیں ۔

اسکے بالمقابل دودھ کو دوسرے دودھ دینے والے جانوروں کو چھوڑ کر صرف گائے کی عظمت پر اسلئے زور دیتے ہیں کہ وہ دودھ دیتی ہے ۔ جو انسان کیلئے سب سے بہترین غذا ہے ایسے لوگوں کی آگاہی کیلئے ہم یورپ کے ایک ڈاکٹر جان بینن کی رائے دودھ کے متعلق درج کرتے ہیں جو اس نے حال ہی میں ایک تقریر کے دوران میں اسطرح ظاہر کی ہے کہ :-

"دودھ ایک خلاف فطرت اور خلاف قانون قدرت غذا ہے ۔ اور اسکا جائز استعمال صرف اس حد تک محدود ہے ۔ جب تک بچہ کو ماں کا دودھ میسر ہو دودھ پلانے والے جانوروں میں کوئی ایسا جانور نظر نہیں آتا جو دودھ کے نکل آنے کے بعد دودھ پیتا ہے ۔ صرف انسان ہی ایک ایسا ہے جو دوسرے جانوروں کا دودھ پر بھی جا قبضہ کرتا ہے ۔ اسکے علاوہ دودھ ایک انتہا درجہ خطرناک غذا ہے ۔ کیونکہ اس میں بیشمار جراثیم پائے جاتے ہیں ۔ جو اگر کوئی شخص دودھ کا گلاس پیتا ہے ۔ تو وہ اسپر بار دودھ کیساتھ بے شمار جراثیم کو تسبیح دانوں کی طرح نگل جاتا ہے ۔"

کیا گوشت کو غیر فطرتی اور دودھ کو فطرتی غذا بتانیوالے اور گائو کی [illegible]

خطبہ جمعہ

سرچشمہ ہدایت کی قدر کرو اور فساد کی راہوں سے بچو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۰ء

سورۃ فاتحہ اور آیت شریفہ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا وادعوہ خوفا وطمعا ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین (۷ : ۵۴) کی تلاوت کے بعد فرمایا:

انسانی اعمال کے اثرات انسانی اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کا اثر صرف کرنے والے تک محدود ہوتا ہے۔ اور ایک وہ عمل ہوتے ہیں جن کا اثر ان دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ جو اس فعل میں شامل نہیں ہوتے۔ ان دونوں قسم کے کاموں میں اچھے بھی ہوتے ہیں۔ اور برے بھی۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے۔ اس کی نماز کا اثر اس شخص کی ذات تک ہے۔ مگر جو زکوٰۃ دیتا ہے۔ اس زکوٰۃ دینے والے کا اثر اسی کی ذات تک محدود نہیں۔ بلکہ دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ جب تک لینے والا نہ ہو۔ زکوٰۃ دی ہی نہیں جا سکتی۔ پھر بدظنی کا اثر محض بدظنی کرنیوالے کی ذات تک محدود ہے۔ یا مثلاً کوئی شخص شرک کرتا ہے اگرچہ شرک بڑا گناہ ہے۔ مگر اس کا اثر دوسروں پر کچھ نہیں پڑتا۔ لیکن اگر کوئی چوری کرے۔ تو چوری کا فعل چور کی ذات تک ہی نہیں۔ بلکہ جن کے مال چوری ہوتی ہے۔ ان پر بھی اثر ڈالتا ہے یا قتل ہے اس کا اثر بھی دوسرے پر پڑتا ہے۔

کونسا عمل خطرناک ہوتا ہے۔ بدظنی بھی بری ہے۔ اور قتل یا چوری بھی بری ہے۔ لیکن فرق ان میں یہ ہے کہ ایک فعل کا اثر صرف کرنے والے کی ذات تک محدود ہے۔ اور دوسرے کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اسلئے ایسے اعمال جن کا دوسروں کی ذات پر بھی اثر پڑے۔ ادنیٰ ہو کر خطرناک ہوتے ہیں۔ انکی مثال ایسی ہے۔ کہ کوئی شخص اپنا ایک لاکھ روپیہ ضائع کر دے اور ایک دوسرا شخص پچاس شخصوں کا ایک ایک روپیہ کھو دے تو اگرچہ نقصان تو ایک لاکھ کا بڑا ہے۔ مگر ان پچاس روپیہ سے جو پچاس شخصوں کے تھے۔ بلحاظ اثر کے تھوڑا ہے۔ کیونکہ لاکھ کا اثر ایک ہی شخص کی ذات پر ہے۔ اور پچاس روپیہ کے نقصان کا اثر پچاس اشخاص کی ذات پر پڑتا ہے اسی طرح اگر ایک شخص اپنے لاکھ روپیہ کے کپڑے کی دوکان جلا دے۔ تو اگرچہ لوگوں پر بھی اس کا اثر پڑیگا۔ مگر زیادہ اثر مالک پر ہی ہو گا۔ لیکن اگر کوئی پچاس آدمیوں کا ایک ایک روپیہ کا کپڑا جلا دے یا پھاڑ دے۔ تو اس کا اثر زیادہ وسیع ہو گا۔

فساد پس ایسے اعمال جو اپنے اثرات کے لحاظ سے لوگوں کیلئے مضر اور خطرناک ہوں۔ انہیں انسان کو خاص طور پر بچنا چاہیئے۔ اسی قسم کے اعمال میں سے جو دنیا کے لئے خطرناک ہوتے ہیں۔ ایک فساد بھی ہے۔ جسکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا جب اصلاح ہو چکی ہو یا ہو رہی ہو۔ تو اسمیں دخل دینا اور روک ڈالنا بہت نقصان رساں ہوتا ہے۔ ہر ایک فعل کا اثر ہوتا ہے۔ اگر برا فعل ہے۔ تو برا اثر ہو گا۔ اور اگر نیک ہے تو نیک۔ پھر اگر صرف اسکی ذات سے تعلق رکھتا ہے تو اسی پر۔ اور اگر دوسروں سے تعلق رکھتا ہے تو ان پر بھی ہو گا۔ اس قسم کے کسی فعل کے کرنے سے کسی کو ہدایت کرنا یا سمجھانا کہ وہ اس سے باز آئے۔ اسی حد تک جائز ہے۔ جس سے فساد نہ ہو۔ اگر عملی طور پر سمجھانے اور روکنے کا اثر دوسروں پر پڑتا ہے۔ یعنی ہم تو اپنے خیال میں اصلاح کرتے ہیں۔ مگر اس سے دوسروں پر برا اثر پڑتا ہے۔ تو یہ فساد ہے دیکھو منافق اپنے فساد پھیلانے کی کوششوں کا نام اصلاح رکھتے تھے۔ لیکن اصل میں اس اصلاح کا نتیجہ مسلمانوں کے لئے نقصان رساں تھا۔ کیونکہ اس سے کلمۂ اسلام متفرق ہوتا تھا۔ اور منافق اپنی جان بچانا چاہتے تھے مگر وہ وقت تھا کہ کفار نے اسلام کے مٹانے کے لئے شمشیر اٹھائی تھی۔ اسوقت ان کے دفع شر کے لئے ضرورت تھی کہ شمشیر اٹھائی جائے۔ وہ لوگ اس کو روکتے تھے۔ اور اس کا نام اصلاح رکھتے تھے۔ حالانکہ اس طرح وہ فتنہ کو اور بڑھاتے تھے۔ کیونکہ جب وہ مسلمانوں کے خلاف کفار کی تکلیفوں اور شرارتوں کو دیکھتے۔ اور مسلمانوں کو روکتے تھے۔ کہ ان کا جواب نہ دو تو گویا وہ اس طرح ظالم کی مدد کرتے تھے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے فساد قرار دیا۔ اگرچہ منافق اپنے فعل کو اصلاح ہی کے نام سے نامزد کرتے تھے۔ مگر درحقیقت یہ فساد تھا۔

سب سے بڑا فتنہ سرچشمہ اصلاح کو خراب کرنا ہے پھر ان فتنوں کے کاموں میں میں دیکھتا ہوں۔ کہ سب سے بڑا فتنہ یہ ہے۔ کہ اصلاح کے سرچشمہ پر حملہ کیا جائے۔ مثلاً ایک شخص مریض کو دکھ دیتا ہے۔ دوائی نہیں پہنچاتا۔ یہ برا کام کرتا ہے۔ مگر جو ہسپتال میں جاتا۔ اور تمام دواؤں میں زہر ملا دیتا ہے۔ وہ بہت بڑا مجرم ہے۔ پہلے کے فعل سے ایک شخص کی جان خطرہ میں تھی۔ مگر دوسرے کے فعل سے بیشمار جانیں ہلاک ہونگی۔ کیونکہ پہلے نے ایک مریض تک دوا نہ پہنچنے دی۔ مگر دوسرے نے بہتسوں کی ہلاکت کا سامان کر دیا۔

فتنہ کا دور اور خدائی تدبیر اس زمانہ میں جو فتنہ ہے لوگ اس سے ناواقف نہیں۔ ہر جگہ سے آواز اٹھ رہی ہے کہ ہم فتنہ میں ہیں۔ ہم آفت میں ہیں۔ کوئی جماعت اسوقت خوش نظر نہیں آتی۔ بادشاہ ناخوش ہیں۔ کہ رعایا ہم سے اچھا سلوک نہیں کرتی۔ اور رعایا ناخوش ہے کہ بادشاہ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ میاں بیوی سے خوش نہیں۔ بیوی میاں سے ناراض ہے۔ بیٹے والدین سے خوش نہیں۔ والدین اولاد سے ناخوش ہیں۔ اسوقت ایسی فتنہ کی رو چلی ہے۔ کہ حقیقی امن کہیں نظر نہیں آتا۔ ایسی حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل رحم اور احسان سے یہ سلسلہ تجویز کیا۔ اور اس کے ذریعہ امن قائم کیا۔ اور امن کے قیام کے لئے ایک رستہ بنا دیا۔ اور اس کے لئے اپنا شہزادہ صلح بھیج دیا امن صلح سے پیدا ہوتا ہے۔ فساد کیا چیز ہے۔ دو شخص آپس میں لڑتے ہیں۔ دو شخص لڑیں یا دو محلے یا دو شہر

یا دو ملک یا دو قومیں لڑیں - تو اس لڑائی کا نتیجہ فساد اور بے امنی ہوگی - اور اگر قومیں یا ملک یا شہر یا محلہ یا افراد لڑائی چھوڑ دینگے - تو امن ہو جائیگا - پس لڑائی چھوڑ دینے کا ہی نام امن ہے -

اللہ تعالےٰ نے حضرت صاحب کا نام مسیح کا شہزادہ رکھ کے بتایا کہ اس کے ذریعہ امن قائم ہوگا - اور لوگ مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں گے - اسوقت یہ بات ہنسی سمجھی جاتی ہے - اور اس کی ایسی ہی مثال ہے - جیسا کہ دو فوجوں کے درمیان ایک لڑکا جاکر کھڑے کر یہ کہنا مان لو - میں صلح کرادوں گا - جیسا اس بچے پر دونوں فوجیں ہنسینگی - ویسے ہی ہم پر لوگ ہنستے اور ہمیں پاگل بناتے ہیں - مگر آج تک خدا کی طرف سے کونسی امن کی صورت آئی ہے - کہ اس کو لوگوں نے ہنسی میں نہیں اڑایا - لیکن جو لوگ مسیح موعود پر ایمان رکھتے ہیں - اور خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں - ان کے نزدیک تو یہ بات یقینی ہے کہ امن اگر قائم ہوگا - تو اسی ذریعہ سے - یہ ہو نہیں سکتا - کہ خدا کی تدبیر ناکام رہے اگر ایک دفعہ بھی ایسا ہو کہ بندوں کی تدبیر کے مقابلہ میں خدا کی تدبیر ناکام رہے - تو پھر خدا کی ضرورت ہی نہیں رہتی - کیونکہ اس خدا کی کیا ضرورت ہے - جس کا بتایا ہوا علاج بندوں کے تجویز کردہ علاج سے ناقص ہو -

پس اگر مسیح موعود خدا کی طرف سے ہیں تو دنیا کا امن اور امان آپ ہی کے ہاتھ میں ہے - اور اب دنیا میں امن آپ کے ماننے والوں ہی کے ذریعہ قائم ہو سکتا ہے امن کا سرچشمہ احمدیت ہے - یہ ہسپتال ہے - اور دنیا کا علاج اسی سے ہوگا -

دُنیا کو احمدیّت کی قدر کرنا پڑے گی

تکلیف اسی وقت تک ہوتی ہے - جب تک اصل علاج مہیا اور دریافت نہ ہو - لیکن جب علاج دریافت ہو جائے - تو خواہ کوئی کتنا ہی سرگردان پھرے - آخر علاج کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے - آج یہ حالت ہے کہ جب کوئی بیمار ہو - تو معمولی آدمی بھی کہتے ہیں کہ یونانی طبیبوں سے کیا علاج کراتے ہو - شفا خانہ میں جاؤ - حالانکہ شفا خانوں کی قدر و قیمت ایک دن میں نہیں ہو گئی تھی - بلکہ جب شفا خانے نکلے ہیں - اسوقت عام خیال یہی تھا - کہ انگریزی دوا گرم خشک ہوتی ہے - استعمال نہ کی جائے -

ایک یونانی طبیب کی بے خبری

حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے کہ ایک مریض کو دیکھنے آپ گئے - وہاں ایک اور طبیب بھی بیٹھے تھے - آپ نے فرمایا کہ تھرمامیٹر بھی لگایا ہے - طبیب نے کہا - کہ اگر تھرمامیٹر لگاتا ہے - تو میں جاتا ہوں انگریزوں کی دوا گرم خشک ہوتی ہے - اور مریض کو پہلے ہی خشکی ہے - حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ تھرمامیٹر کوئی دوا نہیں - یہ تو ایک آلہ ہے - جس کو مریض کے منہ میں یا بغل میں رکھ کر بخار کی کمی بیشی معلوم کرتے ہیں - اسپر طبیب نے بے اختیار کہا کہ نہیں جی ان کی ہر ایک چیز گرم خشک ہوتی ہے - لیکن اب یہ کیفیت نہیں رہی - لوگ اس قدر بدظن نہیں - بلکہ یونانی طب پر ڈاکٹری علاج کو ترجیح دینے لگے ہیں - حالانکہ یونانی طب بھی اپنے اندر فوائد رکھتی ہے - اس کے علاج میں زیادہ ناکامی کی وجہ یہ ہے - کہ اس کے سامان نہیں - اور اس کے کرنیوالے خود پورے واقف نہیں ہوتے - اپنے وقت میں یہ طب بڑی مفید چیز تھی - لیکن جس وقت یہ طب نکلی ہوگی - اس کو بھی لوگوں نے نہیں مانا ہوگا آج کل بھی عام طور پر عورتیں نہ یونانی طب کی قائل ہیں نہ ڈاکٹری کی - وہ ٹہکا کرتی ہیں - علاج وہی جو آئیں جانتی ہیں - پس جو بھی علم ہو - وہ ایک دن میں نہیں مان لیا تھا - بلکہ آہستہ آہستہ اسکو تسلیم کیا جاتا ہے - اسی طرح خدا نے جو امن کا ذریعہ احمدیت تجویز فرمایا ہے - لوگ اسکو بھی مانینگے مگر آہستہ آہستہ - اور اس کو اسوقت مانا جائیگا - جبوقت انسانی تجویز کردہ سب دروازے بند نظر آئینگے -

احمدیّت کا دشمن بنی نوع کا دشمن ہے

پس احمدیّت امن کا واحد ذریعہ اور سرچشمہ ہے - اور یہی وہ دواخانہ ہے - جس سے لوگ شفا پائینگے پھر اس سے زیادہ مجرم کون ہو سکتا ہے - اور اس سے زیادہ دشمن کون ہے - جو سرچشمہ کو گدلا کرنا چاہتا ہے وہ لوگ جو انگلستان - ہندوستان - امریکہ یا دیگر ممالک کی حکومتوں کے خلاف ہیں - اور ان کو مٹانا چاہتے ہیں - ان کی مثال ایسی ہے - جیسے کوئی کسی کی انگلیاں کاٹے مگر جو شخص احمدیت کا دشمن ہے - اور اس سرچشمہ کے خراب کرنے کے درپے ہے - اس کی مثال ایسی ہے - جیسے کہ کوئی کسی کا سر جدا کرے یا دل نکال لے - خدا نے سینکڑوں سال کے بعد یہ آفتاب چڑھایا ہے - جو اس کو اپنے حسد سے چھپاتا ہے - وہ بڑا خطرناک جرم کرتا ہے - اور بڑی سزا کا مستحق ہے - لیکن جو شخص اس کو مانتا اور اس علاج کی صحت کا قائل اور حضرت صاحب پر ایمان لانے کا مدعی ہو کر ایسا کرے - وہ بہت ہی بڑا خطرناک قدم اٹھاتا ہے -

میں نے بتایا ہے کہ بعض کام جو لوگ کرتے ہیں - اپنے اثر اپنے نتائج بد کے لحاظ سے بہت وسیع ہوتا ہے - وہ بہت برا کام کرتے ہیں - کیونکہ ان کے اس فعل کا اثر یہ ہے کہ اس سے تمام نیکی مٹ جائے - حضرت عثمان کے وقت میں جو فتنہ ہوا - وہ ایک ملکی جھگڑا تھا - مگر اس کا اثر اتنا پھیلا - کہ حضرت عثمان شہید ہوئے - اور مسلمانوں میں تلوار چل گئی - پھر اس کا کتنا خطرناک نتیجہ نکلا -

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - لا تفسدوا بعد اصلاحھا وہ شخص بھی قابل سزا ہے - جو اصلاح ہونے نہیں دیتا اور اصلاح ہونے میں روک ڈالتا ہے - لیکن وہ بہت ہی بڑا مجرم ہے - جو اصلاح ہونے کے بعد فساد کرتا یا اصلاح کے سامان کو خراب کرتا ہے - دیکھو اگر طبیب کے ہاتھ سے دوا گر اوی جاتی ہے - تو خطرہ نہیں - کیونکہ اور دوائی اور طبیب موجود ہے - لیکن اگر دوا کے ذخیرہ کو خراب کر دیا جائے - تو گویا امید کو ہی مٹا دیا گیا -

پس احمدیت سرچشمہ امن و صلح ہے - اور وہ شخص سب سے مجرم ہے - جو احمدیت کا دم بھرتا اور اخلاص کا دعویٰ کرتا ہوا اپنے فعل سے اس سرچشمہ کو خراب کرنا چاہتا ہے - منافق کہتے تھے - کہ ہم اصلاح کرتے ہیں - کیا وہ اصلاح کا نام لے کر فساد کرنے سے مجرم نہ تھے - خدا تو ان کو مجرم ہی قرار دیتا ہے - اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ وہ سزا سے نہیں بچ سکتے -

نیت کا اثر عمل پر

نیت نیک اگر ہو - تو عمل خراب نہیں ہوتا

اگر کوئی کہے کہ میری نیت نیک تھی تو اس کا فعل بھی نیک ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص نماز چھوڑ کر گلیوں میں پھرنا شروع کرے۔ اور کہے کہ میری نیت یہ ہے کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤں اور نماز کی طرف لاؤں۔ تو یہ فعل اس کا مستحسن نہیں کہلائیگا اور اسوقت تک وہ مومن نہیں ہو گا۔ جب تک خود وہ نماز نہیں پڑھتا۔ اسی طرح اگر کوئی ایسی بات یا فعل کرتا ہے جس کا نتیجہ فساد ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میری نیت اصلاح کی تھی۔ تو یہ نیک نیتی نہیں۔ کیونکہ اصلاح کا نتیجہ امن ہونا چاہیئے تھا نہ کہ فساد۔ انسان خود پہلے اپنے نفس سے اصلاح شروع کرے۔ تب دوسروں کی اصلاح کر سکتا ہے۔ اور وہی کام مفید ہو سکتا ہے۔ جس کا دین پر اثر نہ پڑے۔ اگر کوئی شخص ایک جان کے بچانے کے لئے لاکھوں روپیہ بھی خرچ کر دے۔ تو اس کا یہ فعل اچھا ہو گا۔ لیکن اگر کسی کے خوش کرنے کے لئے ایک نماز بھی چھوڑے۔ تو گنہگار رہے گا۔ مثلاً اگر سو ہندو کہیں کہ ہم مسلمان ہو جائینگے تم ظہر کی نماز نہ پڑھو۔ تو ان کے کہنے پر نماز نہ پڑھنا گناہ ہو گا۔ ایک جان کے لئے لاکھوں روپیہ قربان کرنا جائز ہے۔ مگر ہزار جانوں کو جہنم سے بچانے کیلئے ایک نماز چھوڑنا گناہ ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اسلئے فساد کے افعال کرتا ہے۔ کہ مصلح بن جائے۔ تو وہ اچھا نہیں کرتا۔ کانٹے بو کر کسی شخص کو امید نہ رکھنا چاہیئے کہ وہ گیہوں کاٹے گا۔ حنظل لگا کر انگور کی توقع رکھنا جہالت ہے۔ پس فساد کے ذریعہ اصلاح کا خیال خام ہے۔ کیونکہ فساد سے فساد ہی پیدا ہو گا۔

اپنی جماعت کو نصیحت

پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کے آدمی اپنے ہر ایک کام میں یہ سوچا کریں۔ کہ ان کے قول یا فعل کا اثر ان پر ان کے عزیزوں پر ان کے دین پر کیا پڑے گا۔ وہ لوگ جو اپنے افعال و اقوال میں احتیاط سے کام نہیں لیتے اور کسی بنج سے فساد کا باعث ہوتے ہیں۔ وہ بڑی بڑی سزا کے مستحق ہیں۔ یہ غلط اصل ہے کہ دوسروں کو ایماندار بنانے کے لئے اپنے ایمان کو ضایع کر دیا جائے سب سے پہلا حق اصلاح کے لئے اپنے نفس کا ہے دیکھو ہم ہمیشہ اس امر کی تردید کیا کرتے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں پھیلا۔ اور ہم سب یقین رکھتے ہیں۔ کہ اسلام علاج ہے تمام خرابیوں کا۔ اس اصل کا پابند کہ اصلاح کیلئے فساد کرنا چاہیئے۔ کہیگا کہ اسلام کو ضرور تلوار کے زور سے پھیلانا چاہیئے۔ مگر خدا تعالیٰ اس عمدہ علاج کو بھی زبردستی نہیں پھیلانا چاہتا۔ کیونکہ وہ اصلاح اصلاح ہی نہیں۔ جو فتنہ کی محتاج ہے اور وہ راستی بے حقیقت ہے۔ جو جھوٹ کے سہارے پر قائم ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص نیکی قائم کرنے کے لئے تلوار چلاتا ہے۔ تو وہ برا کام کرتا ہے۔ کیونکہ خدا نے مذہب کے لئے بھی جائز نہیں رکھا۔ کہ زور سے پھیلایا جائے پس جب خدا بھی اپنے مذہب کو جبر سے پھیلانا جائز نہیں رکھتا۔ تو پھر تم اپنے کسی خیال کو جس کے متعلق تمہیں یقین نہیں۔ وہ ضرور ہی درست ہے۔ کیوں زبردستی فساد انگیز طریق سے منوانا چاہتے ہو۔

اگر اصلاح مدنظر ہے تو ان جائز طریقوں سے کرو جو کسی اصلاح کے لئے مقرر ہیں۔ اگر کوئی شخص صحیح ذرایع سے اصلاح کرنے میں بھی ناکام رہے۔ تو سمجھ کہ اس کا خیال صحیح نہ تھا۔ ورنہ اگر اس کا اصلاح کا خیال درست ہوتا۔ تو اس کے قبول کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ قلوب کو تیار کر دیتا۔ جو لوگ اپنے خیالات کو پھیلانے کے لئے غلط طریقوں سے کام لیتے ہیں۔ اور لوگ ان کے خیالات سے متفق نہیں ہوتے۔ ان کو فساد کا موجب نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کے خیالات درست نہیں یا وہ ذرائع ٹھیک نہیں۔ جو انہوں نے استعمال کئے۔

دیکھو اسلام نے اپنے خیالات تو الگ رہے۔ اپنے حقوق کے متعلق بھی کس قدر ضبط کی تعلیم دی ہے۔ رسول کریم ؐ سے پوچھا گیا کہ اگر ایسے حاکم ہوں۔ جو اپنے حقوق تو لیں اور ہمارے نہ دیں۔ تو ہم کیا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے حقوق دو۔ اور اپنے حقوق خدا پر چھوڑ دو۔ وہ خود لیگا وہ ایسے لوگوں کو تباہ کر دیگا۔ جو اپنے حقوق لیتے اور دوسروں کے غصب کرتے۔ اور اصلاح کی طرف نہیں آتے پس ہمیشہ اپنے معاملات پر غور کرو۔ کہ آیا وہ غلط تو نہیں یا اسکے ذرائع تو غلط نہیں۔ اگر کوئی خیال اپنی ذات میں موجب فساد ہے۔ تو اس کو چھوڑ دو۔ اور اگر خیال صحیح ہے۔ مگر ذرایع ٹھیک نہیں تو ان کو درست کرو۔

جسکی غلطی ہو اُسکو بتاؤ

اگر کسی کا قصور ہے۔ تو اسکو بتاؤ۔ یہ نہیں کہ قصور زید کا ہو اور بکر کو جس کا کوئی تعلق نہیں بتایا جائے۔ اگر کسی جگہ میں ہو اور اس میں تمہارے نزدیک کوئی خرابی ہے۔ تو جائز ذریعہ سے اسکو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور ان لوگوں کو توجہ دلاؤ۔ جو اس کو دور کر سکتے ہیں۔ اگر وہ توجہ کریں تو فبہا۔ ورنہ اگر تم کو اس صیغہ کے حکام بالا سے کہنے کا اختیار ہے۔ تو تحریراً کہو۔ اور اگر کہنے کا حق نہیں۔ تو خاموش رہو۔ اور اس معاملہ کو خدا پر چھوڑ دو۔ اگر وہ لوگ غلطی کی دانستہ اصلاح نہیں کرتے۔ تو خدا ان کو خود درست کر دیگا۔ مگر تم اپنے افعال سے فساد کا باعث نہ ہو۔ کیونکہ جب ایسی حالت ہو کہ تمہاری کوئی نہ سنے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وادعوہ خوفا وطمعا اسوقت اللہ کے حضور گر پڑو۔ اور خوف اور طمع سے اس سے دعا کرو۔ اگر تم محسن ہو تو تمہارا کام ضایع نہ ہو گا کیونکہ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین۔ اللہ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔

پس قانون کی پوری پابندی کرو۔ اور امن کے ساتھ اصلاح کرو۔ اگر تمہیں حق ہے۔ پھر تم کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ جو شخص اس سلسلہ کو اپنے کسی رویہ سے فتنہ میں ڈالنا چاہیگا۔ وہ کامیاب نہ ہو گا۔ تم جب اصلاح کرنا چاہو۔ تو پہلے نفس کی اصلاح کرو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ بعد میں دوسروں کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ اپنے ذمہ کے کاموں کو سمجھو اور انکی اہمیت کو معلوم کرو۔ سب سے بڑا کام اتفاق ہے۔ اسکو نہ توڑو۔ اور اصلاح محبت سے کرو۔ کیونکہ حقیقی اصلاح محبت سے ہی ہوتی ہے۔ اگر ہم میں فتنہ ہو تو پھر دنیا کی اصلاح کی امید نہیں۔

(دوسرے خطبہ کیلئے جب کھڑے ہوئے تو فرمایا) معلوم ہوتا ہے۔ لوگ جمعہ کیلئے کچھ دیر سے آتے ہیں۔ آج جب میں آیا تو چند آدمی تھے حالانکہ میرے خیال میں آج مجھکو دیر ہو گئی تھی۔ دو تین جمعوں میں

مولوی محمد علی صاحب کے فتویٰ کی تذلیل غیر مبایعین میں

حکیم عمر الدین صاحب غیر مبایع ساکن موضع کوٹ محمد یار متصل شہر چنیوٹ نے چند روز ہوئے مولوی محمد علی صاحب امیر المنکرین کی خدمت میں ایک استفتاء بھیجا تھا کہ مبایعین حضرت مسیح موعود کی نبوت کے منکروں کو کافر جانتے ہیں کیا ان کے پیچھے ہم غیر مبایعین نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اسکے جواب میں جو فتویٰ رئیس المنکرین کے باب نبوت سے نکلا یہ تھا کہ "ایسا اعلان کرنے والوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں" (پیغام ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء) یعنے ایسے لوگوں کے پیچھے جو مرزا صاحب کے نبی ہونے کے منکروں کو کافر سمجھتے ہیں۔ کسی غیر مبایع کی نماز جائز نہیں۔ مگر اس فتویٰ کی تعمیل یہ ہوئی۔ کہ خود حکیم عمر الدین صاحب نے دو چار دن کا وقفہ بھی نہ کیا۔ کہ چنیوٹ میں قریباً ہر روز مبایعین کے پیچھے نماز پڑھنے لگ گئے۔ اور آج تک برابر پڑھتے ہیں۔ جمعہ بھی اور دوسری نمازیں بھی۔ اور ایسے مبایعین کے پیچھے بھی نماز پڑھی۔ جن کو عام طور پر غیر مبایعین کی طرف سے غالی کا خطاب مل چکا ہے۔ یعنی مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور ایسا ہی بعض دوسرے مبایعین۔

حکیم صاحب سے جب دریافت کیا گیا۔ کہ آپ نے فتویٰ بھی منگایا۔ اور پھر اس پر کیوں عمل نہ کیا۔ تو جواب دیا کہ محمد علی کوئی ہمارا امام ہے۔ کہ اس کا فتویٰ ہمارے لئے واجب العمل ہو۔ ہم ایسے فتوؤں کی کیا پرواہ کرتے ہیں۔ انہیں کہا گیا کہ کیا آپ ان کے ساتھ نہیں۔ جواب دیا کہ ہم تو اپنی سمجھ کے تابع ہیں۔ اور وہ اپنی سمجھ کے۔ ہم تمہاری طرح یعنی جس طرح میاں صاحب کو مبایعین واجب الاطاعت مانتے ہیں نہیں۔ پھر کہا گیا کہ پھر فتویٰ کیوں منگایا۔ جواب یہ ہماری مرضی۔ یہ ہے قدر اور عزت مولوی محمد علی کے فتویٰ کی، غیر مبایعین کے نزدیک۔ سچ ہے تحسبہم جمیعاً وقلوبہم شتیٰ۔

خاکسار:۔ محمد حسین احمدی

رپورٹ اخبار الفضل ماہ نومبر ۱۹۳۰ء

اس مہینے میں کل ۲۳ خریدار ہوئے۔ اور تخمیناً ۱۵ احباب کے نام سے اخبار بند ہوا۔ اور مفصلہ ذیل حضرات نے خریدار دیئے۔

۱۔ شیخ تاج محمود صاحب کلکتہ۔ — ایک خریدار
۲۔ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن — ۱ "
۳۔ ڈاکٹر فیض دین صاحب — ۱ "
۴۔ خان ذوالفقار علی خان صاحب — ۱ "
۵۔ بابو علی محمد صاحب فیروزپور — ۲ "
۶۔ میر کلیم اللہ صاحب شمرکہ — ۱ "
۷۔ بابو غلام قادر صاحب ڈیرہ غازی خان — ۱ "
۸۔ منشی عمر الدین صاحب۔ اجنالہ — ۱ "
۹۔ خواجہ معین الدین صاحب قادیان — ۱ "

اور ان دوستوں نے غرباء کے نام اخبار جاری کرانے کے روپے بھجوائے۔

۱۔ بابو فضل احمد صاحب ہیڈ کلرک کیمبل پور۔ — ساڑھے سات روپے
۲۔ بابو مشتاق احمد صاحب — تین روپے
۳۔ سیٹھ عبد اللہ بھائی محمد ابراہیم صاحب۔ — پانچ روپے
۴۔ چودھری نواب علی صاحب — ساڑھے سات روپے

(منیجر الفضل)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود میں کنواں لگانے کی تجویز

لنگر خانہ حضرت اقدس میں پانی کی بڑھتی ہوئی ضرورت اور سقوں کی کمی کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس تکلیف کو رفع کرنے کے لئے ایک چھوٹا سا کنواں لنگر خانہ کے صحن میں لگانے کی تجویز ہے۔ جس کے لئے ۱۵ صد روپیہ خرچ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اور بڑا نیک کام ہے۔ کیونکہ اسی کنواں کے پانی سے لنگر خانہ میں انشاء اللہ کھانا تیار ہوتا رہیگا۔ اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی جماعت وہ کھانا کھایا کریگی۔ اسلئے میں نے چاہا کہ اس کار خیر میں اپنے سب بھائیوں کو شامل ہونے کا موقعہ دوں۔ لہٰذا ان تمام دوستوں کی خدمت میں جو روپیہ بھیجنا چاہیں۔ عرض ہے۔ کہ اس غرض کے لئے بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ فرماویں۔ اور میرے نام صرف اطلاع بھیجدیں۔ جب ۱۵ صد روپیہ جمع ہوجائیگا فی الفور انشاء اللہ کنواں بنوانا شروع کر دیا جاویگا۔ ۵ روپیہ صرف ملازمین لنگر خانہ نے ہی دیئے ہیں۔

خاکسار:۔ افسر لنگر خانہ۔

میاں نسیل کی غلط بیانی

اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۹ نومبر میں ایک مضمون میاں نسیل کی طرف سے چھپا ہے۔ جس میں ہم احمدیوں کو بہت کچھ سخت سست الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ کی طرف سے پہلے ہی فساد کا اندیشہ تھا۔ یہ بہتان اور افتراء محض ہے۔ سکرٹری صاحب ایک نہایت ہی معظم و مکرم عالم و فاضل مرنجان مرنج خلیق کے انسان ہیں۔ وہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کا حق رکھنے کے باوجود بھی ہمیشہ عفو و صلح اور الصلح خیر پر کاربند ہو میں مشہور و معروف بین الناس ہیں۔ جماعت احمدیہ میں سے کسی کو بھی سید میر صاحب کے یہاں آنے کی اطلاع نہ تھی اور نہ یہ اس حیثیت وہ قسمت علم و کیریکٹر کے آدمی ہیں کہ ان سے کسی قسم کا تعرض کیا جاوے۔ ان کی بیعت یا فسخ بیعت سے سلسلہ احمدیہ بے نیاز ہے۔ ممکن ہے۔ کہ راستے میں کسی احمدی سے ان کی گفتگو ہوئی ہو۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ سکرٹری صاحب کو اس کا مطلق علم نہیں تھا۔ کہ وہ صاحب کون ہیں۔ اور نہ ان سے کسی قسم کی بحث کا ارادہ تھا۔ یہ صاحب جس قماش کے ہیں اور جو ان کی حیثیت اور مبلغ علم ہے۔ ان کے متعلق ہم بہت کچھ لکھ سکتے ہیں۔ مگر ان کو مخاطب کرنا انہیں بے فائدہ شہرت دینا ہے۔ چونکہ ایک الزام بار وسعے جماعت احمدیہ کے اخلاق پر حملہ ہوتا ہے۔ اس لئے تردید کی گئی۔

خاکسار

محمد ابراہیم احمدی مدرس گولیکی ضلع گجرات۔

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی معرکۃ الآراء تقریر

اسلام میں اختلافات کا آغاز ۳/۲

جو گذشتہ سال مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی میں ہوا تھا۔ چھپ کر تیار ہے - قیمت ۱۱ر کاغذ ولایتی مجلد

تقدیر الٰہی

گذشتہ سالانہ جلسہ کی تقریر بھی چھپ کے طیار ہیں

قیمت ایک روپیہ (عہ)

المشتہر - احمدیہ کتاب گھر قادیان

کشمیری مال منگوانے کا سہل طریق ۸/

میں اپنے احمدی بھائیوں دیگر خواہشمند لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ کشمیری مال ہر قسم میری معرفت منگا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ بہت کم کمیشن پر مال روانہ کیا جاویگا - دس فیصدی روپیہ ہمراہ آرڈر آنا ضروری ہے -

اصلی سلاجیت (مومیائی)

قیمت رعایتی

فی تولہ ۸ر فی پانچ تولہ ۳ر - فی بیس تولہ ۱۲ر فی اسی تولہ ۳۰ر

جو صاحب خود تیار کرنا چاہتے ہیں میرے پاس کچا بھی موجود ہے فی سیر ایک روپیہ - محصولڈاک خرچ پارسل علاوہ ہوگا

زعفران اصلی کشمیری فی تولہ ۱۲ر

محمد اسمٰعیل احمدی جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
زینہ کدل - سری نگر

لنگیاں اور پٹکے ۸/

سر باندھنے کی لنگیاں جو چار روپے سے بیس روپے قیمت کی ہیں۔ نہایت عمدہ و نفیس وارزاں ہم سے منگوائیں۔

المشتہر

میاں نجم الدین غلام محمد احمدی مقام کھیاچول
ڈاکخانہ بنگہ ضلع جالندھر

لاہور میں احمدی دواخانہ ۳/۳

(تازہ ولایتی مال آگیا)

ہر قسم کی پیٹنٹ ادویات مثلاً سکاٹ ایملشن فروٹ سالٹ ایسٹون سیرپ خالص مچھلی کا تیل - تھرمامیٹر نہایت عمدہ بڑی تعداد میں منگوائے گئے ہیں۔ اور موزوں قیمت پر فروخت ہو رہے ہیں۔ ضرورتمند احباب جلد منگوالیں۔ اسکے علاوہ ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں باہر کے آرڈر بہت کم منافع پر سپلائی کئے جاتے ہیں۔

عبد الجلیل رفیق مریضاں میڈیکل ہال اندرون موچی دروازہ لاہور

اصلی اور خالص مومیائی ۸/

یہ مومیائی ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوریوں کے لئے اکسیر درد کمر کیلئے تریاق اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ اور مولد خون صالح ہو علق سے اترتے ہی جسم میں بنجاتا اس کا معمولی کرشمہ ہے - ضعف گردہ و مثانہ کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے ہر قسم کی بہرحال کھانا دودھ کو فوراً موقوف کر دیتا ہے - ابتدائی سل دق دمہ کھانسی کیلئے مفید ہے - بچوں کیلئے مقدار ایک رتی و کمزوروں بیماروں اور طالب علموں کیلئے اکسیر نایاب - مرد عورت بچہ بوڑھا سب کیلئے اور ہر موسم میں بلا مبالغہ مفید ہے - قیمت فی تولہ عہ محصولڈاک عہ ملنے کا پتہ

حکیم مرزا عنایت خان حیرت - امرتسر پنجاب

الخطبۃ ۳/

ایک صاحب جو قوم سے مغل - عمر ۲۲ سال مقام چوڑی ضلع ڈیرہ غازیخان میں ایک مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں تنخواہ تقریباً چالیس روپے ماہوار نکاح کے خواہشمند ہیں۔ آدمی شریف اور مخلص احمدی ہیں۔ احمدیت کی مخالفت کیوجہ سے ابتک انکا رشتہ نہیں ہو سکا۔ اس مخالفت میں نہایت ثابت قدمی دکھلائی ہے۔ جو صاحبان ان سے رشتہ کرنا چاہیں دفتر امور عامہ سے خط و کتابت کریں۔ - قائم مقام ناظر امور عامہ قادیان

الخطبۃ ۳/

خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور دارالامان جائے سکونت ہے پیشہ حجام ہے۔ مجھے اپنے نوجوان لڑکے کے لیے جو کھانا بھی پکانا اور حجامت کا کام خوب جانتا ہے معقول تنخواہ پر ملازم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اسلئے اپنے ہمپیشہ احباب سے توجہ کی درخواست ہے۔ خط و کتابت

معرفت منیجر الفضل - قادیان

کلکتہ میں احمدی کمیشن ایجنٹ ۳/

جس صاحب کو کسی قسم کا مال درکار ہو - مشینری یا الیکٹریکل سامان یا گراموفون یا ہینڈ لومز یا پنساری کی چیزیں - غرض جس چیز کی بھی ضرورت ہو - میری معرفت منگا سکتے ہیں۔ - اور آرڈر کرنے سے پہلے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔ تھوڑی سی کمیشن پر مال سپلائی کیا جائیگا۔ سلیمان احمدی

23 Giri Babu Lane
Central Avenue
Calcutta

حضرت خلیفۃ المسیح کی تازہ تصنیف

”ترک موالات اور احکام اسلام“

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تازہ تصنیف ”ترک موالات اور احکام اسلام“ جو حضور نے مسئلہ ترک موالات کے متعلق لکھی ہے چھپکر دفتر بذا میں آگئی ہے۔ اس کتاب کی ضرورت کے متعلق میرا کچھ لکھنا لاحاصل ہے - غیر احمدیوں کے مقابل میں خود ہماری پوزیشن - احباب کے متواتر خطوط اور ملک کی عام ہمدردی سب اسبات کے خواہاں تھے - کہ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے بھی اس مسئلہ کو صاف کیا جاوے۔ سو خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ عین وقت پر کتاب تیار ہو گئی ہے۔ احباب کا فرض ہے کہ خود پڑھیں اور غیروں کو پڑھوائیں۔ احباب کی سہولت کو مد نظر رکھ کر قیمت صرف ۸ر رکھی گئی ہے۔ احباب جلد منگا لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ جنکو جسقدر کتابوں کی ضرورت ہوں انکی قیمت لکھوں یا منی آرڈر کے ذریعہ بھیجنے سے کتاب بواپسی ڈاک پہنچیگی۔ - خاکسار علی محمد بی اے

ہندوستان کی خبریں

لاہور میں گولی چلنے کا واقعہ

لاہور میں پولنگ کے موقعہ پر ۹ دسمبر کو افسوسناک واقعات پیش آئے۔ مسٹر پوری آنریری مجسٹریٹ جو ایک پولنگ افسر تھے۔ موٹر میں شاہ عالمی دروازہ کی طرف جا رہے تھے۔ کہ لوگوں نے ان کو گھیر لیا۔ اور گالیاں دینی شروع کیں۔ آخر مجمع ان کے گھر تک گیا۔ اور پھاٹک توڑ کر اندر داخل ہونا چاہا۔ اسپر ان کے گھر سے ایک شخص نے پہلے ہوائی فائر کئے۔ جن کا کوئی اثر نہ ہوا۔ پھر لوگوں کی طرف بندوق چلائی۔ چار شخص معمولی زخمی ہوئے۔

دہلی میں مزید گرفتاریاں

۹ دسمبر۔ دہلی میں مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۷ کے ماتحت مزید گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ گرفتار شدہ اشخاص میں علاوہ مولوی عارف ہسوی کے ایک شخص محمد اسحٰق جو والنٹیر کور کے افسر اور دوسرے عزیز حسن صاحب ہیں جو کہ منیجر مطبع ہیں۔ ان دونوں نے ضمانت داخل کر دی۔

مانسہرہ میں گرفتاریاں

مانسہرہ کی خلافت کمیٹی نے آج سے چند روز پیشتر کچھ روپیہ مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کے نام بھیجا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی پاداش میں ڈپٹی کمشنر صاحب ہزارہ نے خلافت کمیٹی مانسہرہ کے ممبروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

برطانی وفد افغانستان میں

دہلی ۱۰ دسمبر۔ سرکاری اعلان ہے۔ کہ مسوری میں جو سیاسی گفتگو افغانی وفد کے درمیان میں ہوئی تھی اس کی تکمیل کے لئے جب وفد کابل واپس گیا۔ تو امیر نے خواہش کی تھی۔ کہ ایک برطانی وفد کابل میں آئے۔ اور معاہدہ کی تکمیل کرے۔ اب ملک معظم کی گورنمنٹ نے حکومت ہند کو دعوت منظور کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ برطانی وفد کے ممبر نواب سر شمس شاہ۔ مسٹر پیٹرز۔ لفٹننٹ کرنل پیریٹ اور مسٹر ایکیسن ہیں۔ یہ وفد غالباً دسمبر کے آخری ہفتہ میں سرحد افغانستان کو عبور کریگا۔

خلافت کمیٹی دہلی کا مسٹر گاندھی سے سوال

خلافت کمیٹی دہلی نے مسٹر گاندھی سے استفسار کر کے دریافت کیا ہے۔ کہ ممبران خلافت کمیٹی پر ایک جنازہ کی توہین کا جرم عاید ہوا ہے۔ مستغیث مقدمہ چلانا نہیں چاہتا۔ مگر حکام چلاتے ہیں۔ چونکہ جرم قابل دست اندازی پولیس ہے۔ اسلئے وہ یہ پوچھتے ہیں۔ کہ ملزموں کو [illegible]

[illegible]

کرنل ویجوڈ کی طرف سے انگلستان کی نکتہ چینی کا جواب

کرنل ویجوڈ نے ہندوستانیوں کو مشورہ دیا تھا۔ کہ گورنمنٹ پر اعتماد نہ رکھیں۔ اسپر انگلستان نے نکتہ چینی کی تھی۔ اسکے جواب میں کرنل صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میرے خیال میں انگریزوں کو گورنمنٹ پر کوئی اعتماد نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے آپ پر بھروسہ رکھنا سیکھ لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں گورنمنٹ کو مقدس سمجھا جاتا ہے۔ اس سے منکر ہونا خدا سے منکر ہونے کے برابر خیال کیا جاتا ہے۔ اور ہندوستانیوں کے لئے یہ ضروری سمجھا جاتا ہے کہ ہندوستانی گورنمنٹ کی عبادت کریں۔ اور اس سے بھیک کے طور پر رعایتیں مانگیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ یہ غلط خیالات ترک کئے جائیں۔ میں نے ان کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ خود اپنی گورنمنٹ پر بھی اعتماد نہ کریں۔ ان کو اولوالعزمی انفرادی کوشش اور اپنے آپ پر بھروسہ رکھنے کی عادت سکھانی چاہیئے خواہ یہ گورنمنٹ اور حکمران طبقوں کے لئے کیسی ہی خوفناک کیوں نہ ہو۔

اکالی اور زمیندار سے طلبی ضمانت کی افواہ

پیسہ کا بیان ہے کہ لاہور میں افواہ ہے۔ کہ اکالی سے دس ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے اسی طرح زمیندار سے بھی۔ زمیندار پریس کی دو ہزار کی ضمانت ضبط ہو گئی۔

شہر لاہور میں قانون مجالس باغیانہ کا نفاذ

گورنمنٹ پنجاب نے ۱۱ دسمبر کو اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۱ دسمبر سے لاہور کے حدود میونسپلٹی کے اندر پبلک جلسوں کے انعقاد کے متعلق قانون مذکور نافذ کر دیا گیا ہے۔

اسلامیہ کالج لاہور کھل گیا

۱۱ دسمبر۔ ساڑھے نو بجے صبح اسلامیہ کالج لاہور کھل گیا اور ترک موالات والوں کی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں ہوئی۔ اگرچہ اندیشہ تھا جس کے لئے [illegible]

کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ ڈاکٹر کچلو کہتے ہیں کہ وہ کونسل کو یونیورسٹی کا الحاق توڑنے اور سرکاری امداد ترک کرنے کے لئے ایک ماہ اور موقعہ دیتے ہیں۔

چار سکھ فوجی سپاہی فاقہ کشی کر رہے ہیں

الٰہ آباد میں رسالہ نمبر ۳۱ کے سکواڈرن کے چار سکھ فوجی جن کو ڈاڑھی باندھنے کے احکام کی تعمیل نہ کرنے کے جرم میں ۲۸ روز کی حوالات کی سزا دی گئی تھی۔ اور ان سے کرپان بھی لے لئے گئے تھے۔ یہ لوگ ۱۸ نومبر سے فاقہ کشی کر رہے ہیں۔

آنریبل کون ہونگے

دہلی ۷ دسمبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کونسل آف سٹیٹ کے ارکان کے سوا کوئی ممبر اپنے نام کے ساتھ "آنریبل" نہ لکھ سکیگا۔ صوبہ کی مجلس وضع آئین اور تمام ملک کی مجلس وضع آئین کے ممبر صرف "ایم۔ ایل۔ سی" اور "ایم۔ ایل۔ اے" کے حروف اپنے نام کے ساتھ استعمال کرنے کے مجاز ہونگے۔

کانگرس کے قواعد میں ترمیم

الٰہ آباد۔ ۷ دسمبر صوبہ متحدہ کی کانگرس کمیٹی کے ایک جلسہ میں کانگرس کے لئے نئے قواعد و ضوابط منظور کئے گئے اور قانونی امن پسند کے الفاظ اڑا دئیے گئے۔

بمبئی بنک میں دس لاکھ کا غبن

بمبئی ۷ دسمبر۔ بنک آف بمبئی میں ایک عظیم غبن کا پتہ چلا ہے۔ پڑتال کنندہ محاسب نے گذشتہ بنک کی کتابوں کی پڑتال کے دوران میں دیکھا کہ ہندسوں میں متعدد جگہ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ رقوم ایسے لوگوں نے نکلوائی ہیں جن کا اگرچہ روپیہ جمع تھا مگر ان کو اپنے روپیہ سے زیادہ لینے کا حق نہ تھا۔ چار شخص گرفتار کئے گئے ہیں۔

دہلی میں قانون مجالس باغیانہ کا نفاذ

گورنمنٹ دہلی نے چھ ماہ کے لئے قانون مجالس باغیانہ کو پھر دہلی میں نافذ کر دیا ہے۔

رضا کاروں کی انجمنیں توڑنے کا حکم

حکومت دہلی نے تمام والنٹیر کوروں کو توڑنے کا حکم صادر کر دیا ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

گرفتاریوں کے بغیر صلح ناممکن ہے

سر ہیمر گرین ووڈ نے دارالعوام میں بیان کیا۔ کہ جب تک جمہوریہ فوج کے انتہا پسند لیڈر گرفتار نہ ہونگے یا مطیع نہ ہونگے اسوقت تک آئرلینڈ میں کوئی مصالحت یا صلح کی کوشش کامیاب نہ ہوگی۔

حالت بدستور ہے

لنڈن ۔ ۷ دسمبر خبر ہے کہ آئرلینڈ کی حالت بدستور ہے۔ حکومت ابھی تک ان تجاویز کی تلاش اور انتظار میں ہے۔ جن سے صلح ہو سکے۔ لیکن ابھی تک کوئی شخص ایسا پیدا نہیں ہوا۔ جو سن فینروں کی طرف سے گفتگو کا مجاز ہو۔ اور قابل اطمینان تصفیہ کے بارے میں مشورہ دے سکے۔

متفرق خبریں

جرمنی کو غیر مسلح کرنے کی کارروائی

لنڈن ۔ یکم دسمبر ۔ دارالعوام میں مسٹر لائڈ جارج نے بیان کیا کہ جرمنی کو غیر مسلح کرنے کی دفعات پر پوری طرح عمل ہو رہا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جرمنی یورپ کی تمام طاقتوں میں نہایت کمزور رہ جائیگا۔

مسٹر ولسن آرمینیا کی حمایت میں

ولسن نے جمعیۃ الاقوام کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ اور وہ مسئلہ آرمینیا کی موجودہ حالت کے متعلق اس کی نیابت کا حق ادا کریں گے۔ مسٹر ولسن نے صاف طور پر کہدیا ہے کہ میں اخلاقی دباؤ استعمال کرونگا۔ کیونکہ کانگریس کے متفقہ فیصلہ کے بغیر وہ فوج کی امداد حاصل نہیں کر سکتے۔

ڈیوک آف کناٹ کے دورہ کا خرچ

ڈیوک آف کناٹ کے دورہ ہند کے اخراجات کے لئے ۸ ہزار پونڈ منظور کئے گئے۔ مگر شہزادہ ویلز کے دورہ کے لئے ۲۷۵۰۰۰ پونڈ منظور کئے گئے تھے۔

ڈیوک آف کناٹ ریاستوں میں نہیں جائینگے۔

ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے۔ کہ ڈیوک آف کناٹ ہندی ریاستوں میں نہیں جائینگے۔ کیونکہ ابھی تک شہزادہ ویلز کے ہندوستان آنے کی [illegible] سال اٹھ سکے۔

سابق قیصر کو امداد

مسٹر بونرلا نے دارالعوام میں بیان کیا۔ کہ خیال کیا جاتا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۱۹ء سے سابق قیصر کو جرمنی نے ۵ کروڑ مارک دئے ہیں۔ کمشن معاوضہ نقصانات اس معاملہ پر توجہ دے رہی ہے۔ مگر اس روپیہ کا حاصل کرنا آسان نہ ہوگا۔

مسٹر ہیمبرٹ نے سوال کیا کہ اتحادیوں نے یہ احتیاط کی ہے۔ کہ یہ روپیہ اس مطلب سے استعمال نہ کیا جائے۔ کہ خاندان ہوہنزولرن کو برلن میں واپس لایا جائے۔ مسٹر بونرلا نے جواب دیا کہ اس معاملہ میں جو کچھ کیا جا رہا ہے اتحادیوں کی اس پر نظر ہے۔

دول متحدہ کی دھمکی یونان کو

لنڈن ۲ دسمبر ۔ دول متحدہ کے وزراء نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یونان کو ایک یادداشت بھیجی جائے جس میں یہ لکھا جائے۔ کہ اگر سابق شاہ قسطنطین کو دوبارہ تخت نشین کیا گیا۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ یونان معاندانہ کارروائی کا اعادہ کر رہا ہے۔ جس سے یونان اور دول متحدہ کے تعلقات کشیدہ ہو جائینگے۔

شاہ قسطنطین کے واپس آنے کی تیاری

لنڈن ۸ ۔ دسمبر ۔ یونانی وزیر اعظم نے سابق شاہ قسطنطین کو بذریعہ تار عام انتخاب رائے کے نتیجہ سے اطلاع دی ہے۔ اور ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ انھوں نے متعدد بیانات اور ملاقاتوں کے ذریعہ سے اپنے اور دول عظمیٰ کے درمیان غلط فہمی رفع کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ غالب خیال ہے کہ جب کل پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ تو اس کے بعد ہی شاہ موصوف کے نام باضابطہ طلبی کا پیغام روانہ کیا جائیگا۔ پارلیمنٹ کا ایک وفد یہ پیغام دعوت لیکر پریڈیسی روانہ ہوگا۔ سابق شاہ کو اُمید ہے کہ وہ دس دن تک ایتھنز پہنچ جائینگے۔

یونانیوں کی شاہ قسطنطین کے لئے بے قراری

(بعد کا تار) اگر یونان میں ہنگاموں اور فسادات کے روکنے کی کوئی صورت ہے۔ تو وہ صرف یہی کہ کچھ ہی روز کے لئے سابق شاہ یونان واپس آجائیں

ترکی وفد کی روانگی

ترکی وفد کمال پاشا سے صلح کے متعلق گفت و شنید کے لئے انگورہ گیا ہے۔ اس میں وزیر صیغہ داخلہ وزیر بحری۔ وزیر تجارت شامل ہیں۔

پیرس میں ایک عجیب و غریب بیماری

لنڈن ۔ ۳ ۔ دسمبر ۔ پیرس کی خبر ہے کہ وہاں عجیب شرقی مرض نمودار ہوا ہے۔ جو پلیگ سے مشابہ ہے۔ اسکو بیماری نمبر ۹ کہا جاتا ہے۔ یہ مرض مشرقی یورپ سے آئے ہوئے لوگوں میں کثرت سے پھیل رہا ہے۔ وزیر صحت نے مریضوں کے اٹھانے کے لئے بہت سی گاڑیاں مہیا کی ہیں۔ ڈاکٹر اور نرسیں اسکے علاج میں مصروف

وسطی یورپ میں بخار اور [illegible] ہند کی امداد

جنیوا ۷ ۔ دسمبر ۔ وسطی یورپ میں وبائی بخار کا مقابلہ کرنے کے لئے لیگ کی مجلس نے تین آدمیوں کی کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ وہ روپیہ جمع کریں۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کہا۔ کہ اگرچہ ہندوستان کو ایسے بخار سے سابقہ نہیں پڑا۔ مگر وہ ہمدردی رکھتا ہے۔ آپ [illegible] ہند سے امداد کی اپیل کرینگے۔ برطانیہ کی طرف سے پچاس ہزار پونڈ فرانس کی طرف سے دس لاکھ فرانک اور ایران اور چین کی طرف سے ۲ ہزار پونڈ کے دینے کا اعلان کیا گیا۔

آرمینیا کے بالشویکی حکومت بننے کی تصدیق

قسطنطنیہ ۸ ۔ دسمبر ۔ ارمنی وزیر جنگ نے ایک فوجی مطلق العنان حکومت کا اعلان کیا ہے

سرحد تبت پر چینیوں کا خطرہ

ہانگ کانگ ۱۰ ۔ دسمبر ۔ تبتی سوداگروں کا بیان ہے کہ لہاسا میں یہ خبر مشہور ہے کہ صوبہ سیچوان سے ۵۰۰۰ ہزار چینی سپاہی لشانگ واقع تبتی سرحد پر آڈٹے ہیں خطرہ ہے۔ کہ ان کا ارادہ تبت کو عبور کرنے کا ہے حکام لہاسا نے ضروری پیش بندی کرنی ہے۔

(باہتمام شیخ شیر الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کمپنی کیلئے شائع ہوا)